فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ

(نصیحت ہی کرنا تیرا منصب ہے نہ کہ انھیں زبردستی ہدایت پر لانا۔ کہ تو ڈرانیوالا ہے۔)

آیاتُ القرآن

فی بعض مسائلِ

تقویۃ الایمان

مولانا محمد اسمعیل صاحب شہیدؒ کی تصانیف "تقویۃ الایمان وصراطِ مستقیم" پر اعتراضات کا جواب آیات قرآن، احادیثِ صحیحہ واقوال سلف سے

مؤلفہ

جناب مولوی سید اقتدار احمد صاحب سہسوانی (صدر انجمن اہلحدیث) علی گڑھ

رسالہ محدث دہلی میں شائع ہوئی

فہرست اعتراضات

(۱) مولاناؒ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر لکھا۔

مولانا شہیدؒ تقویۃ الایمان کی فصل پنجم اشراک فی العادت میں لکھتے ہیں:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر کچھ خدا نہیں بن گیا بندہ ہی بندہ ہے۔

(۲) مولاناؒ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ اور غلام اور عبد کہا۔

مولانا شہیدؒ تقویۃ الایمان میں بیان توحید و شرک کے اندر لکھتے ہیں:۔ کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ مرتبہ نہیں رکھتا۔ ایضاً۔ عبارت منقول اعتراض (۱)

(۳) مولانا شہیدؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا بھائی لکھا۔

فصل پنجم اشراک فی العادت میں لکھتے ہیں:۔ یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا اور بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کی چاہیئے۔

(۴) مولانا شہیدؒ نے خدا تعالیٰ کے سامنے تمام مخلوق کو "چوہڑے چمار" لکھکر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔

فصل اول اجتناب عن الشرک میں لکھا ہے:۔ اور یہ یقین جاننا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(۵) مولانا شہیدؒ نے نماز میں غیر خدا کے تصور کو گدھے اور بیل کے تصور سے بدتر کہا اور اس سے انبیاء کی توہین کی۔

مولانا شہید صراط مستقیم میں مخلات نماز کے بیان میں لکھتے ہیں:۔ و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔

(۶) مولانا شہیدؒ نے اپنے امام (الوقت) سید احمد صاحب شہید کو نبوت میں کامل بتا کر نبوت کی توہین کی اور در پردہ اپنے پیر کی نبوت کا دعویٰ کیا۔

مولانا شہید صراط مستقیم میں فصل راہ نبوت میں لکھتے ہیں:۔ حضرت ایشاں از بدو فطرت بر کمالات طریق نبوت اجمالاً مجبول بودہ اند۔

(۷) مولانا شہید نے تقویۃ الایمان میں رسول اللہ صلعم کے عالم غیب ہونے سے انکار کیا۔

فصل ثانی اشراک فی العلم میں لکھا ہے۔ غیب کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن۔ دوسری جگہ لکھا ہے یہ اللہ ہی کی شان ہے کسی ولی نبی کو جن و فرشتہ کو پیر و شہید کو امام و امام زادہ کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں۔

پس ان تمام اعتراضات کے جوابات فرداً فرداً عرض کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الرحمان الذی خلق الانسان و علمہ البیان والصلوٰۃ والسلام علیٰ انسان العین وعین الانسان الذی انزل الیہ فرقان القرآن - امابعد اقتدار احمد بن سید آل محمد شاہ متوطن سہسوان عرض پرداز ہے کہ جب ہندوستان علم دین سے بے بہرہ تھا گھر گھر شرک و بدعت کا دور دورہ تھا اسوقت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب عربی زبان میں رد شرک میں لکھی پھر بخیال ہدایت عوام اس کے ایک حصے کا اردو ترجمہ کر کے "تقویۃ الایمان" نام رکھا - اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کئے اور آج بھی کچھ لوگ انہی باتوں کو دہرا کر جاہلوں کو بہکاتے ہیں - چنانچہ ایک کتاب انوار آفتاب صداقت اس کی مخالفت میں شائع ہوئی ہے جس کا حال میں آیات محکمات میں لکھ چکا ہوں اب بخیال ہدایت عوام اس کے تمام اعتراضوں کا جواب لکھتا ہوں -

بشریت انبیاء

پیدائش حضرت آدمؑ اللہ جل جلالہ نے جنات کو آگ سے ملائکہ کو نور سے انسان کو مٹی سے پیدا کیا مسلم میں ہے قال خلقت الملائکۃ من نور و خلق الجان من مارج من نار و خلق آدم مما وصف لکم فرمایا رسول اللہ صلعم نے پیدا کئے فرشتے نور سے اور پیدا کیا جنات کو آگ سے اور پیدا کیا آدمؑ کو اس سے جو تمہیں بتا دیا گیا سورۂ اعراف میں ہے خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس (آدمؑ) کو مٹی سے - لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (پ۱۴ س حجر ع ۳) بشر جسے نونی مٹی سے پیدا کیا ہے میں اُسے سجدہ نہ کروں گا - کیا میں اُسے سجدہ کروں گا جسے مٹی سے پیدا کیا ہے - ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا (پ۱۵ س ۱ ع ۷) ان آیات سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش مٹی سے ہوئی ممکن ہے کہ کوئی جاہل کہدے کہ یہ مقولہ شیطان کا ہے جواب یہ ہے کہ یہ مقولے اسوقت کے ہیں جب وہ معلم الملکوت مقرب بارگاہ تھا دوم جب کہیں اللہ پاک نے اس مقولہ کا رد نہیں فرمایا تو قابل تسلیم ہے ورنہ اس قسم کے مواقع پر اللہ پاک ان کا رد فرما کر اصل بات ظاہر فرما دیتا ہے -

انسان کی پیدائش مٹی سے سوم یہ کہ سورہ زمر میں ہے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں آدمی کو مٹی سے پیدا کرتا ہوں - سورۃ الرحمٰن میں ہے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ انسان کو مٹی سے اور جنات کو آگ سے پیدا کیا - ان آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا اسی وجہ سے ان کی اولاد لفظ آدمؑ کی جانب منسوب ہو کر آدمی کہلائی -

ہر انسان کا مبدا صرف آدم علیہ السلام تھے ان کے بعد ان کی بی بی حضرت حوا علیہا السلام کو انہی کے پہلو سے پیدا کیا - هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا (پ۹ اعراف ۱۲۶) وہ (اللہ) وہی ہے جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی سے اس کے جوڑے کو بنایا پھر انہی دونوں کی اولاد بڑھتی گئی - یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا

رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً (پ۴ نساء ع ۱۲)
اے لوگو اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے بکثرت مرد اور عورتیں پیدا کیں۔

حضرت آدمؑ کی کنیت ابوالانسان اور ابوالبشر دونوں تھی | حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت حدیث میں ابوالبشر اور ابوالانسان آئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اور بشر اور انسان یہ تینوں ایک ہی ہیں

خدا نے فرشتوں اور انسانوں دونوں میں سے رسول منتخب فرمائے | پھر جب حضرت آدمؑ کی اولاد بکثرت ہوگئی اور دنیا میں پڑ گئی تعلقات عبد و معبود کو بھولنے لگی تو اللہ پاک نے انہی آدمیوں میں سے نبی اور رسول منتخب فرمائے اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (پ ۱۷ حج ع ۶) اللہ رسول منتخب فرماتا ہے فرشتوں اور آدمیوں سے لیکن جو رسول فرشتوں میں سے چنے گئے یہ وہ تھے جو کہ ان انبیاء و رسل کو جو آدمی تھے منجانب اللہ تعلیم دیتے تھے اور اللہ کے پیام ان کے پاس پہونچاتے تھے یعنی وحی لاتے۔

جبرئیل علیہ السلام امین ہیں | حضرت جبرئیل علیہ السلام کی نسبت ہے عَلَّمَهٗ شَدِيدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ (پ ۲۷ نجم ۵۶) سکھایا اسکو (جبرئیل) قوت والے۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ (پ ۱۹ شعراء ۱۵) لایا اسکو (جبرئیل) روح الامین۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (پ ۳۰ تکویر ۶۶) یہ کہنا ہی (جبرئیل) پیامبر بزرگ صاحب قوت کا جو صاحب عرش کے نزدیک با رتبہ ہے اس جگہ اسکا کہنا مانا ہوا ہے امانت دار ہے پھر کثرت اولاد آدم کے ساتھ حسب ضرورت ہر جگہ نبی یا رسول بھیجے گئے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (پ ۲۲ فاطر ۱۵۶) کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی نذیر نہ ہوا ہو وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (پ ۱۳ رعد ۸۶) اور ہر قوم میں ہادی ہے۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ہم نے ہر امت میں رسول اٹھائے۔

سلسلہ ولادت گیہوں سے گیہوں جو سے جو پیدا ہوتا ہے | اب ہم پیدائش کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ نباتات میں ہمیشہ گیہوں سے گیہوں جو سے جو اسی طرح دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ گندم از گندم بروید جو ز جو، یہی طریق چرندو پرند وحوش و بہائم میں ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ یہی طریقہ انسانوں میں ہے چنانچہ حضرت آدمؑ کی اولاد سے نسلاً بعد نسلٍ اور قرناً بعد قرنٍ اور بطناً بعد بطنٍ انسان ہی نبی و رسول ہوتے رہے۔ حضرت ابراہیم نوح شیث لوط ہود عزیر صالح یوسف عیسیٰ موسیٰ ہارون یعقوب علیہم السلام اور دیگر تمام انبیاء و رسل صاحب کتب و صحائف بنی آدم ہی تھے۔

بشریت رسول | ان سب کے بعد خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلعم تشریف لائے چونکہ آپ کے والدین بھی انسان ہی تھے اسلئے حسب قانون قدرت آپ بھی بشر تھے اور آپ کی بشریت میں شک کرنا عقلاً دلیل حمق ہے اور یہی مخالفین کا پہلا اعتراض ہے جواب یہ ہے کہ آپ کی بشریت پر مثل دیگر انبیاء کی بشریت کے قرآن پاک شاہد ہے سورہ بنی اسرائیل میں ہے اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا کیا اللہ نے بشر کو رسول بنایا ہے سورہ انعام میں ہے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ۔ انھوں نے کچھ اللہ کی قدر نہ کی جب یہ کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نہیں اتارا۔ اب جاہل کہتے ہیں جس طرح

کفار انبیاء کو شاعر کاہن ساحر کہتے تھے اسی طرح انھوں نے بشر کہا جواب اول یہ ہے کہ جہاں کہیں اللہ پاک نے کفار کے مقولے بیان فرمائے ہیں انکا رد بھی فرمایا ہے جیسے وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ (پ۲۳ یٰسین ع۴) ہم نے اسے شاعر نہیں بنایا۔ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (شعراء ع۱۵) شاعروں کا اتباع گمراہ کرتے ہیں وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ (پ۳۰ تکویر ع۶) تمہارا صاحب مجنون نہیں پس اگر بشریت بھی کفار کا غلط قول ہوتا تو اسکا بھی رد فرمادیا جاتا۔ دوم یہ کہ سورہ ابراہیم میں ہے قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ان سے ان کے رسولوں نے کہا ہم تو تم ہی جیسے آدمی ہیں۔ یہاں یہ بھی سمجھ لیجئے کہ آیت بالا میں لفظ اِنْ اور اِلَّا نے بقاعدہ نحو حصر کا فائدہ دیا جس کے یہ معنی ہوئے کہ نہ ہم جن ہیں نہ حور نہ فرشتہ نہ کچھ اور فقط آدمی ہیں اور وہ بھی ایسے ہی جیسے تم ہو۔ سورہ بنی اسرائیل میں ہے۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا کہدے (اے محمد) میرا رب پاک ہے اور میں تو صرف آدمی ہوں اور رسول ہوں جس طرح آیت بالا میں حصر تھا اسی طرح اس آیت میں لفظ ہَلْ اور اِلَّا نے وہی فائدہ دیا یعنی یہ کہ بجز بشریت و رسالت کے مجھ میں اور کوئی بات نہیں سورہ یوسف میں ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ۔ تجھ سے پہلے بھی ہم نے مرد ہی رسول بھیجے تھے ان پر وحی آتی تھی اس آیت میں اللہ پاک نے لفظ رجل سے مرد کی تخصیص فرمادی جو انسان کے ذکور کے لئے مخصوص ہے۔ سورہ کہف میں ہے قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ کہدے اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تم جیسا آدمی ہوں مجھ پر وحی آتی ہے حم سجدہ میں ہے۔ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ۔ کہدے اس کے سوا کوئی بات نہیں ہے کہ میں تم ہی جیسا آدمی ہوں مجھ پر وحی آتی ہے۔ ان دونوں آیتوں میں لفظ انما نے بقاعدہ نحو حصر کردیا جس کا یہ نتیجہ ہے کہ نہ فرشتہ ہوں نہ حور ہوں نہ کچھ اور ہوں فقط آدمی ہوں اور وہ بھی ایسا ہی جیسے تم ہو البتہ مجھ پر وحی آتی ہے اور لفظ مثلکم نے صاف کردیا کہ تم ہی جیسا ایک آدمی ہوں۔

رسول فرشتہ نہیں یہ وہ آیتیں ہیں جن میں لفظ بشر آیا ہے ان کے سوا اور بہت سی آیتیں ہیں جن سے بشریت رسول ثابت ہوتی ہے مثلاً وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا (پ۷ انعام ع۷) اگر ہم اسے (رسول کو) فرشتہ بناتے تو بھی مرد ہی بناتے اس آیت میں لفظ رجل ہے جس کا ترجمہ انسان مرد ہے۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ تمہارے پاس تمہارے ہی نفوس میں سے رسول آیا پس اگر تم آدمی ہو تو آدمی اور اگر کچھ تم اور ہو تو کچھ اور، اور بروایت انفسکم تمہارے نفس یعنی اشرف میں سے یعنی جو لوگ تم میں سے شریف ہیں ان میں سے رسول آیا اور تم آدمی ہو، لہذا رسول بھی آدمی ہوئے۔ ملا علی قاری حنفی شرح شفا میں لکھتے ہیں من انفسهم بضم الفاء من جنسهم العربی او البشری دون الملکی یعنی من انفسہم فے کے پیش کے ساتھ ہے جس کے یہ معنی ہیں ان عربوں میں سے یا آدمیوں کی جنس میں سے نہ ملائکہ میں سے انفسہم بفتح الفاء ای اشرفهم واعظمهم فی نفوسهم فے کے زبر کے ساتھ انفسہم کے یہ معنی ہیں تمہارے اشراف میں سے اور اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں انه جعل من جنسكم البشری فانكم لن تطيقوا على التلقين الملكی وليكون ادعى الى متابعته حيث يفعل هو ايضاً بمقتضى مقالته ولو كان ملكا لهما قيل ان القوة البشرية ليست كالقدرة الملكية تمہاری جنس بشری میں سے اسلئے کہ اگر رسول فرشتہ ہوتا تو تم اس کی تلقین میں رسول ملکی کی متابعت نہ کرسکتے اسلئے کہ قوت بشری قدرت ملائکہ جیسی نہیں تفسیر بیضاوی میں من انفسکم کی تفسیر میں لکھتے ہیں من جنسکم عربی مثلکم یعنی تم جیسا

تم عربوں میں سے، امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں۔ فی تفسیرہ وجوہ الاول یرید انہ بشر مثلکم کقولہ تعالیٰ اکان للناس عجبا ان اوحینا الی رجل منھم وقولہ انا بشر مثلکم والمقصود انہ لوکان من جنس الملائکۃ لصعب الامر بسببہ علی الناس علی ما مر تقریرہ فی سورۃ الانعام اس کی تفسیر میں کئی وجہ ہیں اول یہ کہ اس آیت سے وہ مقصود ہے جو آیات اکان للناس عجباً ان اوحینا الی رجل منھم اور انا بشرٌ مثلکم میں بتا دیا گیا ہے یعنی یہ کہ تمہارا رسول تم جیسا آدمی ہے اور غرض یہ ہے کہ اگر تمہارا رسول فرشتوں میں سے ہوتا تو لوگوں پر معاملہ سخت اور کٹھن ہو جاتا اور لوگوں کو اس کے اتباع میں مشکل پڑ جاتی جس کا پورا بیان سورہ انعام میں گزرا۔ پھر امام رازی آیت قل انما انا بشر مثلکم کے تحت میں لکھتے ہیں بیان کانہ یقول انی لا اقدر علی ان احملکم علی الایمان جبراً وقھراً فانی بشر مثلکم ولا امتیاز بینی وبینکم الا بمجرد ان اللہ اوحی الی وما اوحی الیکم فانا ابلغ ھذا الوحی الیکم۔ یہ بیان ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے یہ طاقت وقدرت نہیں کہ میں تم کو زبردستی ایمان لانے پر مجبور کر سکوں کیونکہ میں تو تم ہی جیسا ایک آدمی ہوں اور مجھ میں اور تم میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ تم پر وحی نہیں آتی مجھ پر اللہ کے پاس سے وحی نازل ہوتی ہے۔ پھر میں اسی وحی کو تم تک پہنچا دیتا ہوں۔ تفسیر بیضاوی میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے لست ملکا ولا جنیا یں فرشتہ یا جن نہیں ہوں غرضکہ قرآن شریف میں بہت سی آیات موجود ہیں جو بشریت پر دال ہیں۔ مثلاً رسولا منکم تم ہی میں سے رسول رسولا منھم انہی میں سے رسول لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۴ آل عمران ع ۸) اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یہ احسان فرمایا کہ ان کے پاس انہی میں سے رسول بھیجا۔

بحث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہ نوری | یہاں یہ بات کہدینا بہت ضروری ہے کہ بعض جاہل مدعی علم کہتے ہیں کہ حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ سے رسول اللہ صلعم کا نور ہونا اور سب سے پیشتر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جبکہ رسول اللہ صلعم نور ہوئے تو بشر نہ ہوئے جواب اس کا بچند وجوہ ہے اول یہ کہ حدیث اول ما خلق اللہ نوری معلق ہے اور حدیث معلق اقسام مردود سے ہے پس وہ سند اور حجت نہیں ہو سکتی اور یہی حال ہے حدیث مروی براویان مجہول کا جیسا کہ تمام کتب اصول میں لکھا ہوا ہے۔ دوم یہ کہ یہ حدیث مخالف ہے دیگر احادیث صحیحہ وآیات قرآنی کے اللہ پاک فرماتا ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ (پ۱۲ ہود ع ۱) زمین وآسمان کو چھ دن میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا اس آیت سے معلوم ہوا کہ عرش اور پانی کے بعد زمین وآسمان پیدا کئے گئے بخاری میں ہے کان اللہ ولم یکن شیئ قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض اللہ سے پہلے کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا پھر زمین وآسمان کو پیدا کیا اس میں لفظ ثُمَّ ہے جو تعقیب کیلئے آتا ہے جس کے معنی بعد کے ہوتے ہیں یعنی بعد کو (پھر) زمین وآسمان بنائے۔ ابو داؤد میں ہے اول ما خلق اللہ القلم اگرچہ خلقت عرش قلم سے پیشتر ہے جیسا کہ البیان فی اقسام القرآن میں حافظ ابو علی ہمدانی کا قول مفصل نقل کیا ہے بہر حال یہ ان صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

(باقی باقی)